فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۔۔۔ ۴۸۶ ۔۔۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ ایل

حب الوطن من الایمان

پندرہ روزہ کاکوری اخبار

ایڈیٹر۔ ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

سالانہ دو دستی ۔۔۔ ۲ روپے ۱۰ نئے پیسے ۔۔۔ فی پرچہ ۔۔۔ (۱۰۸)

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۴۳ امین آباد لکھنؤ

۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ ۔۔۔ ۱۵؍ اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۲۵؍ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۔۔۔ شمارہ نمبر ۲۴

اسوۂ حسنہ

مومن وہ ہے جس کا علم اس کے عمل سے ملا ہوا ہو۔ بات کرے تاکہ سمجھی جائے۔ سیکھے تاکہ علم حاصل کیا جائے۔ خاموش رہے تاکہ سلامت رہے، اپنی امانت دوسروں سے بیان کرے اپنی شہادت دوسروں سے پوشیدہ رکھے۔ کوئی حق بات بطور ریا کے نہ کرے نہ اس سے شرما کے ترک کرے ان باتوں سے استغنا کرے جو اس کے بارے میں لوگ نہیں جانتے۔

نفاق کی علامت آنسو کا خشک ہو جانا دل کا سخت ہو جانا، اور گناہ پر اصرار ہونا اور دنیا پر حریص ہونا۔

منافق وہ ہے جو کسی نصیحت سے مستفید نہ ہو۔ جو منع کرے اور خود باز نہ رہے۔ [illegible] وہ کام لے جو خود نہ کرے۔ جب [illegible] کھڑا ہو تو [illegible] کرے جب بیٹھے تو جانور کی طرح بیٹھے۔ اگر [illegible] بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ امانت اس کے ذمہ کر دو تو خیانت کرے۔ اگر تم سے معاہدہ کرے تو تمہاری غیبت کرے۔

ایک مسلمان کے لئے اپنے بھائی مسلمان پر چھ نیکیاں واجب ہیں۔ جب اس سے ملے تو سلام کرے۔ جب وہ غیر حاضر ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلے۔ جب وہ پکارے تو اسے جواب دے۔ جب وہ چھینکے تو اسے دعا دے یعنی یرحمک اللہ کہے۔

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اس سے جنگ کرنا کفر ہے اس کی غیبت کرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اس کے مال کا احترام ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا اس کے خون کا احترام

تین چیزیں ہیں جن پر مومن کا قلب حسد نہیں کرتا۔

۱۔ اخلاص عمل ۲۔ صحیح اور صاحب حکومت کی نصیحت

غزل

احتشام علی صاحب عباسی زندؔ کاکوروی

زندگی کیا رہی جب خوشی چھین لی
یوں کہیں آپ نے زندگی چھین لی

کچھ دکھائی نہیں اور دیتا ہمیں
جلوۂ یار نے روشنی چھین لی

مجھ پہ تو بارِ غم ہے مگر ڈوبتا
کس نے ہونٹوں سے تیرے ہنسی چھین لی

پردہ ہائے خودی وا نا ڈال کر
عقل دی عقل کی روشنی چھین لی

جبر ملتا ہے یوں جیسے بندہ مرا
زمانے نے سب قوتِ دشمنی چھین لی

آسرا دے دیا آپ نے وصل کا
جس پہ بنیادِ غم تھی وہی چھین لی

حسن نے حسن کا خود بھرم کھو دیا
دید نے دید کی تشنگی چھین لی

میرے پہلو میں آکر کبھی لوٹا مجھے
بیکلی، بیکسی، بےبسی چھین لی

آپ ہی سے ملی زندؔ کو ہر خوشی
آپ ہی نے مگر ہر خوشی چھین لی

"نوحۂ برگِ تنبول"

وحیدہ نسیم علوی

داستانِ بلاکشاں نہ سنو
نہ سنو میری داستاں نہ سنو

پان افسوس اب نہیں ملتے — منہ میں غنچے کہیں نہیں کھلتے
گشتیاں پان کی ہیں نوحہ کناں — خاصدان اب ہے گنبدِ ویراں
پان اے پان اے بہشتِ بریں — کیا ہوئے منہ کے آسمان و زمیں
تجھ سے کھلتا تھا رنگِ تنہائی — تجھ سے پاتا تھا دل شکیبائی
تو حسینوں کے منہ کی لالی تھا — تو ضعیفاؤں کی جگالی تھا
دانت پاتی نہ تھے ذرا تجھ سے — منہ تھا سارا ہرا بھرا تجھ سے
سادگی گھر پہ ہو گئی طاری — اب کہاں پیک کی وہ گلکاری
ختم خاطر ہے مہمانوں کی — گرد خالی ہے پاندانوں کی
یاد انھیں اپنی ہم دلائیں کیا — پان کس کے لئے لگائیں کیا
ہوا کتھے کا جب جہاں سونا — اپنی ڈبیا میں جم گیا چونا
نہیں آتا ہے رُخ ترا جو نظر — ٹکڑے ٹکڑے ہے چھالیا کا جگر
پھول مرجھا گئے ہیں ڈنگوں کے — دانہ ہائے الائچی سوکھے
راحتِ دل نہیں قوام کی بو — عالمِ ہو ہے ایک تمباکو
دل والوں کے منہ پہ ہیں تالے — ہاتھ ملتے ہیں لکھنؤ والے
دل پہ تیرے بغیر کیا گذری — پوچھے اہلِ طلب جا کے کوئی

منہ سے کھلتا جانی آتی ہے
سانس ایک اک تجھے بلاتی ہے

"مذہب کی بندشیں"

از سیدہ رفعت علوی فرحت اورنگ آباد۔

دردانہ پیاری! سلام شوق!

تمہارے کئی خطوط وصول ہو چکے ہیں۔ ہر بار تمہارا خط تمہارے بہنوئی کے ہاتھ میں پڑتا ہے جسے وہ بہت بے دردی سے بغیر پڑھے ہی چاک کر دیتے ہیں۔ لفافہ پر تمہاری پیاری تحریر دیکھ کر اندازہ کر لیتی ہوں۔ یہ تم ہی شریر ہوگی۔ تمہارا خط پڑھنے تک کی مجھے اجازت نہیں۔ جواب دینا تو درکنار۔ کاش درو! تم سوچ سکتیں کہ میں کتنی مجبور ہوں۔ فرزانہ کے میاں کا ہم نے جو مذاق اڑایا تھا شاید اس کا یہ بدلہ مل رہا ہے کیونکہ میں تم سے بڑی تھی۔ اور سب سے زیادہ شریر۔ میں نے ہی تو اجمل بھائی کو جانماز تسبیح وغیرہ دینے کو کہا تھا۔ داڑھی منڈوانے کے لئے قینچی اور کنگھے کا انتخاب کیا تھا۔ کیا خبر تھی کہ زندگی اب اس سے بدتر دور سے گذرنے والی ہے۔ اجمل بھائی تھے تو مولوی اور ماشاءاللہ داڑھی والے بھی تھے مگر اتنے کٹر نہیں تھے۔ انہوں نے فرزانہ کے میل جول کو کبھی برا نہ کہا۔ خط و کتابت کے لئے کبھی منع نہ کیا۔ مگر یہاں تو معاملہ اس سے پلٹ ہی نکلا۔ میں اپنی امی تک کو خط نہیں لکھ سکتی تم تو دور کی چیز ہو۔ بھائی جان کے خطوط ان کے پاس آتے ہیں اور اس سے خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر میکے جاؤں تو یہ بدولت ہمراہ جاتے ہیں۔ اور تین چار روز کے بعد واپس لے آتے ہیں۔ نہ کسی سے ہنس سکوں نہ دل کھول کر باتیں کر سکوں۔ کیا زندگی ہے۔ گھر اور پنے کی دلچسپیاں خواب ہوگئیں اب آنکھیں ان صورتوں کو دیکھنے کو ترستی ہیں۔ ۲ سال سے تو میں نے میکے جانا چھوڑ دیا۔ قیدی کے مانند جاؤں اور چند دنوں میں واپس آجاؤں۔ دل جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ امی کو بھی اپنے انتخاب پر افسوس ہے۔ مگر جو قسمت میں لکھا تھا ہوگیا۔ افسوس بے فائدہ۔ وہاں بھی لوگ جلتے کڑھتے رہتے ہیں خالہ نے اتنی منت سے بلایا تھا۔ زاہدہ سسرال سے آئی تھی مگر اس بندۂ خدا نے نہ جانے دیا۔ خالہ دن بھر روتی رہیں کیا فائدہ میرے جانے سے۔ وہ لوگوں کو بجائے خوشی کے رنج ہوتا ہے۔

میری حالت اب اگر تم دیکھو تو پہچان نہ سکو۔ سوکھ کر کانٹا ہوگئی ہوں۔ آئے دن بخار میں پڑی رہتی ہوں۔ مگر اس پر بھی سارے گھر کا کام کرنا پڑتا ہے۔ ایک بڑھی کھوسٹ عورت ملازم ہے۔ جس کو جگہ پر سے اٹھنے کو گھنٹوں لگتے ہیں ہر چیز صبح ہی گھر پر آجاتی ہے۔ اور دن بھر دروازہ باہر سے بند رہتا ہے۔ مجھے تو اب میری زندگی سے وحشت ہونے لگی اس سے تو قبر کا کونا اچھا۔ دعا کرو جلد موت آئے۔ تاکہ اس مصیبت سے چھٹکارا ہو۔ سال بھر میں اتنا اکتا گئی ہوں عمر کے باقی لمحے کیسے گذرے گیں معلوم نہیں کس کی بددعا ہے جو مجھے یہ دن دیکھنا پڑے۔ کیا تمہاری نظر سے کبھی ایسے کوئی مذہب دشمن گذرے ہیں۔ مذہب نے تو عورت کو اتنا پابند نہیں کیا۔ جتنا یہ مذہب کے دشمن مذہب کے نام پر سختیاں کرتے ہیں۔ داڑھی رکھ لی۔ نماز پڑھ لی۔ بس مولوی ہوگئے۔

بہت جبر کر کے غسل خانہ میں لکھ رہی ہوں۔ اب مجھے خط نہیں لکھنا۔ یہ سمجھنا کہ شاہدہ مرگئی۔ مذہب کے نام پر قربان ہوگئی۔ فقط

بدنصیب تمہاری

شاہدہ

"صداقت"

محمد صلاح الدین علوی

سینٹ جانس کالج آگرہ کے ادبی میگزین میں ایک مضمون "ادب میں صداقت" مصنف جمال علوی پڑھنے کا اتفاق ہوا مصنف نے اپنے مضمون میں غیر ملکی فلسفہ دانوں کے نظریات کے پیش نظر اپنے موضوع پر بحث کی ہے مضمون کو کئی کئی بار پڑھنے کے باوجود شروع سے آخر تک یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جمال صاحب آخر کہنا کیا چاہتے ہیں۔ اور ادب میں کس قسم کی صداقت کے خواہش مند ہیں۔ مصنف کے متعلق میری ذاتی رائے اچھی ہے ان میں قدرتی اور علمی صلاحیتیں تو اچھی ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ وہ ان صلاحیتوں کو صحیح طور پر استعمال نہیں کر پاتے ہیں۔ اس سے پہلے ان کا ایک افسانہ نظر سے گذرا تھا۔ اس کے بعد پھر یہ مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جمال صاحب سے میں اپنی ناقص العقلی کے تحت صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے ان کو صحیح طور پر استعمال کریں۔

آج کے سائنٹفک اور ایٹمی دور میں جبکہ دنیا روز افزوں ترقی کے منازل طے کر رہی ہے انسان اپنی وسیع العقلی اور اعلیٰ ہمتی کی خود داد دے رہا ہے انسانی عقل کے واسطے قانون قدرت کو سمجھنے اور کرشمہ ہائے قدرت کے مشاہدات کرنے کے لئے سیکڑوں راستے ہموار ہو گئے ہیں۔ مگر انسان مذہب سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر مسلمان قرآن کی تعلیم سے جو دنیا کے تمام علوم و فلسفہ کا مخزن ہے گمراہ ہو کر دنیاوی اور مجازی فلسفہ دانوں کے معقولات کو حدیث تدبی سمجھنے لگا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم انسانی زندگی کی رہبری کرنے کے واسطے جو فلسفہ حیات اور طریقۂ زندگی کا اعلان کرتا ہے اس کا عکس بھی کہیں نہیں مل سکتا ہے کیونکہ اسلام ایک ٹھوس حقیقت ہے جو انسانی فطرت اور نفسیات کے بموجب ڈھالا گیا ہے۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے اوپر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم غیر اسلامی دنیا کو اسلامی قوانین اور فلسفۂ زندگی سے روشناس کرائیں۔ کیونکہ خود قرآن حکیم کہتا ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (تم وہ بہترین امت ہو جو دنیا کے لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو)

یہ رتبہ جو اللہ نے مسلمان کو بخشا ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ اس کے سپرد تبلیغ اسلام کا کام سونپا گیا ہے۔ اس لئے ہم کو اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے بجائے اس کے کہ اپنی صلاحیتوں کو دنیاوی فضول و بے مقصد چیزوں میں صرف کریں۔ بلکہ ان کو اسلام کے طریق زندگی کو واضح کرنے میں استعمال کرنا چاہیے۔

آج کے دور میں انسانی زندگی کے پیچیدہ مسائل کا واحد حل سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں مل سکتا ہے۔ اس لئے "جمال صاحب" سے میرا حقیر ترین مشورہ ہے کہ وہ پہلے خود اسلام کو سمجھیں اور پڑھیں اس کے بعد اپنے زور قلم کو اس طرف متوجہ کریں اس لئے کہ معاشرہ کا رُخ اخلاقی انسانی مذہبی اور سماجی حق ہے اسلام کو واضح کرنے سے دین و دنیا دونوں میں فلاح و بہبودی حاصل ہو سکتی ہے مگر دنیا کے فضول مباحث پر سر کھپانے سے انسان زندگی بھر بھٹکتا رہتا ہے اور کچھ بھی نہیں حاصل کر پاتا۔ شاید میری بات سے جوش صاحب بھی متفق ہیں ۔۔

پاکستانی ڈاک

شمیم احمد صاحب علوی: جو ایک پاکستانی جہاز راں کمپنی کے جہاز "مقبول بخش" پر تقریباً ڈھائی سال ہوئے ملازم ہوئے تھے ان کو ایک سال کے بعد فورتھ انجنیئر بنا دیا گیا تھا مگر ابھی پچھلے ماہ شمیم احمد صاحب امریکہ، افریقہ سے کراچی واپس آئے تو ان کی زبانی معلوم ہوا کہ اب ان کو ترقی دیکر تھرڈ انجنیئر بنا دیا گیا ہے یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی۔ ہم شمیم احمد صاحب کو اس پُرمسرت ترقی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پروفیسر سراج احمد صاحب علوی معہ صاحبزادیوں عزرا و تسنیم وغیرہ کے دو ماہ کی چھٹی گذارنے لائل پور سے کراچی تشریف لائے ہیں۔

لائق علی عباسی: صاحبزادہ صادق علی صاحب عباسی امتحان ڈپلوما اِن ایگریکلچر (تیسرا سال) بلحاظ نمبرات امتحان دوم آئے۔

شہناز دختر بیگم انعام علی صاحب علوی کے یہاں ۲۰ جولائی بروز اتوار ۱/۲ ۳ بجے دن لڑکی تولد ہوئی۔ زچہ بچہ بخیر اللہ ۱۲ دن کے بعد اسپتال سے واپس آگئیں ہیں۔ نومولود بچی کا نام فرزانہ شہناز رکھا گیا ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

ثمر اہلیہ حسین ہاشمی (دختر بشیر احمد صاحب علوی) کے یہاں بھی لڑکی پیدا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ثمر صاحبہ بھی مع بچی کے گھر واپس آگئیں۔ اللہ کا شکر ہے بخیریت ہیں۔

حسان بن ضیا علوی:- لاہور کی مصدقہ خبر ہے کہ حسان بن ضیا علوی صاحبزادے ضیاء الحسن صاحب مرحوم اپنے اسٹوڈیو ملک باری میں کام کر رہے تھے کہ ایک دم شہر میں سخت آندھی آگئی جس نے شہر میں تباہی مچادی۔ ریڈیو اور اخبارات سے متعدد اموات کی خبریں ملتی ہیں۔ اسی آندھی میں ملک باری اسٹوڈیو کی چھت اڑ جانے سے کافی لوگ زخمی ہوگئے۔ انھیں میں حسان میاں بھی مجروح ہوگئے۔ پیر کے انگوٹھے اور پنڈلی میں سخت چوٹ آئی۔ خدا نے اپنا بڑا رحم فرمایا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ اچھے ہیں۔

عرشی (صاحبزادہ احسن محسن صاحب علوی) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ عرشی سلمہٗ کچھ کھیل کے موڈ میں میز پر چڑھے ہوئے تھے یکایک قریب رکھی ہوئی کرسی پر پیر رکھا جو غالباً جم نہ سکا کہ وہ اوپر سے زمین پر آگرے۔ عرشی کے چلانے اور رونے پر لوگوں کو احساس ہوا کہ اس کی پسلی کی ہڈی خدانخواستہ ٹوٹ گئی۔ پہلے تو مالش وغیرہ کی گئی لیکن آرام نہ ہونے پر جناح اسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر نے ہڈی ٹوٹنے سے اتفاق نہیں کیا بچہ کافی تکلیف میں ہے۔ اور وہ شانہ ایک طرف جھکا کر چلتا ہے بہرحال علاج معقول ہو رہا ہے ڈاکٹر نے اطمینان دلایا ہے کہ بچہ خطرہ سے باہر ہے کراچی کے مشہور ہڈی ساز کمہارواڑہ میں علاج ہو رہا ہے۔

نجمہ خلیل یوسف صدیقی: لاہور سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موصوفہ کو ٹائیفائڈ ہوگیا۔ اس کے علاوہ ان کے سینے پر کوئی چیز بچی زیبا کے ہاتھوں لگ گئی جس سے سخت تکلیف ہوگئی۔ یہاں تک کہ اس نے ایک پھڑیا کی شکل اختیار کرلی جس سے تکلیف میں دوگنا اضافہ ہوگیا۔ لاہور کے مشہور ہومیوپیتھ سے رجوع کیا گیا جس سے قدرے افاقہ ہے اور پہلے سے بہت بہتر ہیں۔

یسین النساء والدہ صغیر احمد صاحب علوی کو پچھلے ہفتہ سے شدید کھانسی ہوگئی ہے جس سے کافی کمزور ہوگئی ہیں اب اطلاع ملی ہے کہ پہلے سے کسی قدر سکون ہے

سیدہ فاطمہ صاحبہ صاحبزادی محمد حسن صاحب علوی کے ایک ہفتہ سے کمر میں تو یہ تکلیف ہے اٹھنا بیٹھنا بڑی مشکل سے ہو رہا ہے علاج ہومیوپیتھک ہو رہا ہے جس سے سکون معلوم ہوتا ہے۔

بلقیس بیگم (نسیم احمد صاحب) دختر حضرت درد کاکوروی کے یہاں پچھلے ہفتہ لڑکی تولد ہوئی ہے۔ خدا مبارک کرے۔

رومینہ نظام، دختر ظاہرہ (زوجہ بشیر احمد صاحب علوی) ۱۱ جبر ماہ اس جہان فانی سے انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس بچی کی خبر ہم نے گذشتہ پرچہ میں دی تھی۔ ویسی بہتر ہو گئی تھی کہ وہ گھر آ گئی تھی۔ دانت نکلنے کی شروعات میں دستوں نے کافی شدت اختیار کر لی۔ کمزوری سے کمزور تر ہوتی چلی گئی۔ آخر کار ایک دن پہلے اسے پھر جناح اسپتال میں پہونچایا گیا۔ اگرچہ ڈاکٹر نا امید ہو چکے تھے مگر قدرت نے ایک سنبھالا اور دیا۔ گلوکوز وغیرہ دیا گیا جس سے سنبھل گئی اور ایسی سنبھلی کہ گھر آنے کی اجازت ڈاکٹروں نے دیدی۔ یہاں آ کر ۲۴ جولائی بروز بدھ چار، پانچ کے درمیان والدین کو داغ مفارقت دے گئی۔ (اللہ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سلیم الدین منجھلے صاحبزادے حاجی وحید الدین صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتہ ایک چھوٹا پیسہ نگل جانے کی وجہ سے تکلیف ہو گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے مختلف دوائیں دے کر تیسرے دن پاخانہ کے راستے سے خارج کر کے نکالا۔ لیکن اس کے بعد سے بچہ ہیضہ میں مبتلا ہو گیا۔ علاج برابر جاری ہے پہلے سے قدرے کمی ہے۔

سلطان الدین چھوٹے صاحبزادے حاجی وحید الدین صاحب علوی کو بھی پچھلے ۱۵ یوم سے دانتوں کی سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ ابھی اس تکلیف سے سکون نہ ہوا تھا کہ چار دن سے بخار میں مبتلا ہو گیا ہے۔ خیال ہوا کہ بخار فصلی ہے مگر تین چار دن کے بعد خسرہ نظر آئی ہے۔ ابھی دانے پورے طور پر نہیں نکل پائے ہیں۔ علاج برابر جاری ہے۔ ڈاکٹر اطمینان دلاتے ہیں۔

رضی الدین علوی:۔ آجکل سکھر سندھ سے معہ اہلیہ دو ماہ کیلئے بغرض تبدیل آب و ہوا کراچی آئے ہوئے ہیں ان کا قیام اپنے صاحبزادے حاجی وحید الدین صاحب علوی کے یہاں ہے۔

منتظم الدین صاحب علوی (صاحبزادہ معز الدین صاحب علوی مرحوم)

مولوی محلہ کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ تقریباً چھ سات روز بخار آتا رہا۔ کام کی زیادتی کی بناء پر پرواہ کئے بغیر کام پر جاتے رہے بخار برابر بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ ۱۰۵ تک پہونچ گیا۔ ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا۔ انھوں نے تجویز کیا کہ شدید قسم کا "فلو" ہو گیا ہے کمزوری البتہ زیادہ ہو گئی ہے۔ علاج سے افاقہ معلوم ہو رہا ہے باری تعالی شفاء عنایت فرمائے۔

(تصحیح)

مشاعرہ میخانہ ادب جو پچھلے شمارے میں شائع ہوا۔ اس میں جو غلطیاں ہو گئیں ہیں ان کی تصحیح فرما دیجئے۔ تعجب ہے کہ صحیح اشعار کس طرح غلط ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حاجی کاکوروی کے آخری شعر کا مصرعہ ثانی اس طرح ہے۔ (ادھر جان آفریں کوئی ادھر ہے نیم جاں کوئی)۔ "جان آفریں" چھپ گیا۔ درست فرمائیں۔

۲۔ درد کاکوروی کے تیسرے شعر کا مصرعہ ثانی اس طرح ہے (کیا جنوں کی شورش ہے ہاتھ میں گریباں ہے) بجائے "شورش" کے "تلاش" لکھ دیا گیا۔ درست فرمالیں۔

۳۔ نظرت کاکوروی کے تیسرے شعر کا مصرعہ ثانی اس طرح درست فرمائیے (دیکھئے تو میرے لب پہ دست آئے گی اب ہنسی کہاں) کاتب صاحب "دست" کا لفظ حذف کر بیٹھے۔

اسی شمارہ میں "عزت علی صاحب عباسی" غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ "عباسی" نہیں "صدیقی" ہونا چاہئے تھا۔ ناظرین درست فرمالیں۔

گذشتہ شمارہ میں حالات وطن کے تحت "زرینہ فاطمہ" کے بجائے "زرسینہ فاطمہ" شائع ہو گیا ہے۔ تصحیح کر لی جائے۔

کاکوری اخبار کی توسیع اشاعت آپکا ملّی وطنی فرض ہے

حالاتِ وطن

ذاکرہ خوانی:۔

۸ ربیع الاوّل کو حضرت وارث الانبیاء مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہ کا سالانہ فاتحہ حسب سابق اسی تزک و اہتمام کے ساتھ انجام پایا۔ ۷ ربیع الاوّل کو ۱ بجکر ۵۵ منٹ پر وقت وصال پر فاتحہ ہوا ۸ ربیع الاوّل کو دن بھر فاتحہ خوانی ہوئی۔ شام کو بعد مغرب حسب معمول فاتحہ ہوا۔ اب کی باوجود برسات ہونے کے مجمع خلاف امید زیادہ رہا۔ محافل ترشح ہونے کی وجہ سے صحن درگاہ میں نہ ہو پائیں سجادہ کے کمرے میں ہوئیں۔ رات کی محفل بارش کی وجہ سے زیادہ اہمیت حاصل نہ کر سکی۔ ۹ ربیع الاوّل کے دن کی محفل بہت زیادہ کامیاب رہی۔ قوالوں کی چوکیاں بھی کافی آگئیں تھیں۔ گوہر قوال اور غلام حضرت رسالی والے کی چوکیاں بہت کامیاب رہیں۔ اور بدپیہ بھی کافی لیکر اٹھیں۔ ۹ ربیع الاوّل کی تاریخ حضرت شاہ تقی حیدر قلندر قدس سرہ کی تاریخ وصال ہے۔ لہٰذا شام کو ان کا فاتحہ ہوا جس میں مخصوص مریدین اور مخصوصین نے شرکت کی۔

علالتیں:۔

نجم الدین صاحب: پچھلے ہفتہ موصوف کی ٹانگ میں پھر شدید درد کا دورہ پڑا۔ دو تین دن سخت تکلیف رہی۔ علاج ڈاکٹری رہا۔ اب الحمد للہ سکون ہے۔

منشی انعام علی صاحب: ۷ جولائی کو موصوف کو بخار آ گیا تھا اور نزلہ ہو گیا۔ دو تین دن بخار کافی رہا۔ معالج سے رجوع کیا گیا بخار اتر گیا۔ کمزوری ابھی ہے۔ الحمد للہ بہتر ہیں۔

مرزا شکور بیگ:۔ حکیم صاحب موصوف پہلے سے بہتر ضرور ہیں۔ چہرے اور جسم پر جو تشنج ہو گیا تھا وہ بھی بہت بڑی حد تک کم ہو گیا ہے اس درمیان میں تنفسی کیفیت میں کچھ اضافہ ہو گیا جس نے نقاہت کو بڑھا دیا ہے۔ باقی الحمد للہ ایسے ہیں کہ فاتحہ شریف

۔۔۔ میں سواری سے حاضری دی۔

والدہ صلاح الدین صاحب:۔ موصوفہ کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ گلوملے کے آپریشن کے خیال سے میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا تھا۔ مگر وہاں پہونچکر ان کو تیز بخار آ گیا۔ ڈاکٹروں نے آپریشن سے انکار کر دیا۔ مگر گلوکوز کا انجکشن لگانے سے داہنے ہاتھ میں ورم ہو گیا۔ جس کی اسپتال والوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور اس ورم نے پھوڑے کی شکل اختیار کر لی۔ انجکشن لگایا غلط لگایا پھوڑا گھر واپس آنے پر دس بارہ دن کے بعد پھوٹا۔ اب تکلیف میں کمی ہے مگر سیٹیل بائی کے درد میں اضافہ ہو گیا ہے

مرتضیٰ علی صاحب عباسی:۔ لکھنؤ کی اطلاع ہے کہ موصوف بھی تنفس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔ کمی ہے۔

ایڈیٹر کی صحت:۔ تکلیف کم ضرور ہو گئی ہے مگر ابھی ازالہ مرض نہیں ہوا ہے۔ انجکشن لگ رہے ہیں۔ دواؤں کا استعمال جاری ہے۔ کمزوری زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ بھی جیسے جیسے مرض کم ہو گا کمزوری بھی کم ہو گی۔ زیادہ چلنے پھرنے کی مخالفت ہے۔

مراجعتِ وطن:۔

گذشتہ ہفتہ متعدد حضرات وطن واپس تشریف لائے ہیں پاکستان سے:۔ بیگم نعیم الدین صاحب علوی۔ بیگم شفقت علی صاحب عباسی مصطفیٰ علی صاحب عباسی۔ بیگم عبد الوالی صاحب وغیرہ۔

حبیب الرحمٰن صاحب:۔ صاحبزادہ شیخ شاہد علی صاحب مرحوم) ۲۹ جولائی کو پندرہ سولہ سال کے بعد بھوپال سے وطن واپس آئے ہیں۔ موصوف بسلسلہ ملازمت بھوپال میں مقیم تھے۔ اب وطن آ گئے ہیں۔ اگرچہ فی الحال لکھنؤ میں قیام ہے۔ مگر خبر ہے کہ اب مستقل قیام وطن کا ارادہ ہے۔

شادی خانہ آبادی:۔

عقیدہ خاتون عرف ملکہ صاحبزادی محمد سمیع صاحب علوی بالسلی کا

عقد نکاح جمال محمد صاحب وارثی صاحبزادے ڈاکٹر گل حسین صاحب دیوی کے ساتھ ۲۷ ربیع الاول بروز چہارشنبہ ۱ بجے دن کو منشی احتشام علی صاحب کاکوروی کی مکین میں بخوبی انجام پایا۔ نکاح حضرت حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے پڑھا۔ شرکاء میں بڑی تعداد اعزاء قریب لکھنؤ اور کاکوری کے تھی۔ برات بریلی سے آئی تھی۔ قریب قریب ۵ بجے شام رخصتی عمل میں آئی۔ خدا مبارک کرے۔

ہم محمد مسیح صاحب علوی اور بیگم محمد مسیح صاحب علوی کو ان کے اس ادائیگی فرض پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

لکھنؤ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ حبیب الرحمٰن صاحب کی صاحبزادی شمیم النساء کا عقد اپنے ہی ننھیال امیٹھی میں ۲۰ ربیع الاول کو ہو گیا۔ خدا مبارک کرے۔ تفصیل کا انتظار ہے۔

ہم جناب حبیب الرحمٰن صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

عزیزہ عارفہ خاتون بیگم اتقی احمد صاحب علوی کے کم رات کو بائیں طرف سینے پر دانا نکلا۔ پہلے تو پرائیویٹ لیڈی ڈاکٹر کا علاج رہا مگر بعد میں اس نے زہریلے پھوڑے کی شکل اختیار کر لی۔ ۳ اگست کو ڈفرن اسپتال لکھنؤ میں دکھایا گیا۔ وہاں دیکھتے ہی فوراً بھرتی کر لیا گیا۔ متعدد انجکشن دیئے گئے۔ مگر بے سود۔ مجبوراً رات کو نو بجے آپریشن کیا گیا۔ چھ دن تک اسپتال میں رہنا پڑا۔ ساتویں دن چھٹی ملی۔ مگر ابھی روزانہ ڈریسنگ ہو رہی ہے۔

اتفاقی حادثہ:-

مولوی حافظ حسن احمد صاحب علوی سرویر کاغذ نگر (دکن) کے متعلق یہ معلوم ہو کر دلی افسوس ہوا کہ وہ شب میں چھت پر بے خبر سو رہے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ بارش کی وجہ وہ اچانک اٹھے کہ ان کا پیر پھسل گیا جس کی وجہ سے وہ چھت پر سے نیچے گر پڑے۔ نیچے ایک پتھر تھا جس کی وجہ سے ان کے دل و دماغ پر اتنی چوٹ آئی کہ وہ بیہوش ہو گئے۔ دو گھنٹے کے بعد ہوش آیا۔ پھر صبح کو ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ معلوم ہوا کہ ضرب شدید کے باعث یہ بیہوشی ہوئی۔ اب بحمد اللہ اچھے ہیں۔

خلیق احمد علوی: ڈاکٹر گپتا میڈیکل کالج لکھنؤ کے زیر علاج ہیں۔ ابھی افاقہ ہے۔ اللہ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

دلچسپ اور اہم معلومات

۱۔ طوفان کی آمد:- مینہ اور طوفان کی آمد کو نشانات ذیل سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ میز اور کرسی وغیرہ کا چٹکنا۔ بلی کا منہ دھونا۔ نمک کا سرد ہونا۔ علامت بارش ہے۔ نئے جوتوں کا چلنے میں بولنا۔ کتوں کا اونگھنا۔ جگنو کا بہت چمکنا۔ آتش دان کی چمنی سے کاجل بہت گرنا۔ ستارے تاروں کا کثرت ہونا۔ مکڑی کا جالا چھوڑنا۔ داڑھی کے بالوں کا نرم ہونا۔ پالتو پرندوں کا رم کا ہونا اور ان کا شور مچانا۔ ہوا کا زور و شور سے چلنا طوفان کی علامات ہیں۔

۲۔ چلتے ہوئے جہاز میں پیام رسانی:- برٹش کے نام اور جدید بڑے بڑے جہازوں میں اس قسم کے آلات نصب کئے گئے ہیں جنکے ذریعہ آدمی جہاز پر سفر کرتے ہوئے اپنے ملک اور خاندان سے بات چیت کر سکے۔ یہ آلہ اس قسم کا ہے کہ ٹیلیفون کے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر آدمی بات چیت کر سکے۔

۳۔ رات اور دن کتنے لمبے ہوتے ہیں:- جتنے بجے سورج غروب ہو اسکو دو چند کر دو تو دن کی لمبائی معلوم ہو جائے گی جتنے بجے آفتاب طلوع ہو اس کو دو چند کرو تو رات کی لمبائی معلوم ہو جائے گی مثلاً ۷ بجے آفتاب غروب ہوتا ہے تو ۱۴ گھنٹے کا دن تھا اور ۵ بجے آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ۱۰ گھنٹے کی رات ہو گی۔

(ذکی علی علوی راولپنڈی)

سعید احمد علوی پرنٹر پبلشر نے سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔